بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد وقت آن | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۹ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۴۲)

چہ گویم بانو گرائی چہ ادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو اسلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بکتے ہیں پست و ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں آ رہی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اوٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبار ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے۔ بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین روپیہ کی قیمت ایسی ہے کہ آجتک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ ابتک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا۔ جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماویں گے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کیطرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں گے اس فنڈ کا آمد و

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پادریوں کو آخر شکست ہوئی

نشنل کا میگزین ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ متوفی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے قانونی جواز کا مسودہ بالآخر پاس ہوکر انگلستان کا قانون بن گیا ہے۔ پادری لوگوں نے اس قانون کی مخالفت کرنے میں کوئی محنت اور مشقت دریغ نہ کی تھی مگر افسوس ہے کہ آخر ان کو شکست ہوئی۔ ۱۸۴۲ء میں اس قانون کے واسطے تحریک شروع ہوئی تھی۔ کئی دفعہ ہوس آف کامنس سے یہ بل ہوس آف لارڈز میں جاتا مگر ہر دفعہ ہوس آف لارڈز میں پادری لوگ سخت مخالفت کے ساتھ اس کو منظور نہ ہونے دیتے تھے۔ بشپ صاحب لنڈن نے اپنے ماتحت پادریوں کو حکم دیا ہے کہ کوئی پادری کسی گرجہ میں ایسی شادی میں شامل نہ ہو۔ لیکن جب ملک میں قانون کی منظوری ہوگئی تو اب پادریوں کی حیلہ بازی کسی کام نہیں آسکتی۔ یورپ کی مہذب قوموں کو بالآخر ایسے مسائل میں انہیں باتوں پر کاربند ہونے میں شکوہ معلوم ہوتا ہے۔ جو ابتدا سے شارع اسلام نے مقرر فرما دی ہیں۔

مردہ زندہ کرنا

پروفیسر پوساکن ساؤتھ نارٹک نے ۱۸۷۲ء میں ایک ہلاک کئے ہوئے چوہے کو اس کے پھیپھڑوں میں نل کے ذریعہ اوکسیجن پہونچاکر زندہ کردیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس امر کے متعلق تحقیقات کو جاری رکھا اور پانی میں ڈوب کر مرنے یا حبس دم سے مرنے یا مسکن ادویہ کے استعمال سے مرنے والے لوگوں کو زندہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیسوں کو خارج کرکے اوکسیجن داخل کیا جائے۔ پروفیسر مذکور نے ایک ایسی کل بنائی ہے جس میں دو نل لگے ہوئے ہیں اور ہر نل میں ایک سوراخ ہوا کے خارج ہونے اور ایک داخل ہونے کے لئے ہے۔ ان نلوں کو مردہ مخلوق کے منہ میں یا نتھنوں میں لگا دیا جاتا ہے ایک نل کا داخلی سوراخ آکسیجن کے خزانہ سے لگا ہوا ہے دوسرے نل کا خارجی سوراخ ہوائی [illegible] ہوتا ہے۔ ان دونوں کو ایک [illegible] سے چلایا جاتا ہے اور بار بار [illegible] جیسے کہ زندہ انسان کی سانس [illegible] ہے اور [illegible] سے ایک نل پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیس کو کھینچ لیتا اور باہر خارج کردیتا ہے اور دوسرا نل آکسیجن کا پھیپھڑوں میں اوکسیجن داخل کردیتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے بعض جانوروں پر جو مردہ تھے ان ادویہ کا عمل کیا تاکہ اس کے مردہ ہونے کا یقین ہو جائے۔ یہ ان کو پروفیسر پو صاحب کے حوالہ کیا مگر انہوں نے ان کو زندہ کرکے دکھایا۔ (ترقی)

خرابی شراب

مسٹر جے بوک نے جو الیف۔ آر۔ ایڈ۔ ایس کی ڈگری طبابت میں حاصل کرنے کے بعد مدتوں۔ نشیلی چیزوں اور ان کی نوع [illegible] مخلوق پر اثر کے متعلق تحقیقات کرنے میں مصروف رہے ہیں انہوں نے بعد تجربہ کے [illegible] کی ہے کہ نشیلی چیزیں نہ صرف انسانوں کی [illegible] پرندوں اور حیوانوں کو بھی [illegible] کہ ایک بندر جسے شراب پینے کی [illegible] وہ شراب کی تلاش میں شہر کے شراب خانوں میں گھس کر کسی ترکیب سے شراب پینے لگا اور جلد مر گیا اور اسی طرح ایک شکاری کتا جو بہت مضبوط اور شکاری تھا وہ بھی شراب کے اثر سے جلد فوت ہوگیا۔ ایک گھوڑا جو شراب کا عادی تھا جب اسے شراب مل جاتی تو خوب کام دیتا۔ مگر نشہ کے لئے پریشان رہتا تھا۔ وہ بھی جلد مر گیا۔ اسی طرح کئی پرندوں نے بھی شراب کے اثر سے اپنی جان جلد گنوا دی۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نشیلی چیزیں بے حد مضر ہوتی ہیں۔

ایک اور چاند

اب تک تو یہ معلوم تھا کہ بخلاف دیگر سیاروں کے جن کے آٹھ آٹھ تک اقمار ہیں زمین کا صرف ایک قمر ہے مگر حال میں اٹاوا (امریکہ) کے پروفیسر وگنر نے ایک اور چاند دریافت کیا ہے جس کا ۱۸۸۲ء سے برابر وہ مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ ۱۷ مئی ۱۸۸۲ء کو سورج گرہن پڑا تھا لیکن اس وقت نہ ابر تھا نہ چاند اس موقعہ پر تھا۔ جہاں سے اس کا سایہ سورج پر پڑ سکتا۔ جب پروفیسر وگنر نے اس کا سبب اسی نئے چاند کو قرار دیا تو تمام ہیئت دانوں نے اس پر مضحکہ اڑایا۔ البتہ ایک انجینیر مسٹر اے بی رابرز نے جو کینیڈا میں پیسفک ریلوے کی پیمائش کر رہا تھا۔ ایک چٹھی میں اس کا ذکر کیا تھا۔ پروفیسر وگنر کا بیان ہے۔ کہ اس نئے چاند کا [illegible] ہے۔ کہ سورج کی روشنی اس پر بہت کم [illegible] ہے۔ کئی بار نیوزیلینڈ کے باشندوں نے اس چاند کو بیس۔ پس منٹ تک سبز ہلال کی شکل میں دیکھا ہے۔ پروفیسر وگنر کے خیال میں جب نیا اور پرانا چاند زمین کے قریب اور ایک ہی جانب ہوتے ہیں۔ تو دونوں کی متحدہ کشش کی وجہ سے سخت سردی پڑنے لگتی ہے۔ کیا تعجب ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد نئے چاند کی کاربن کم ہو جائے اور وہ پوری روشنی دینے لگے۔ کیا سماں ہوگا جب دونوں چاند ایک ساتھ چمکا کریں گے۔ یا ایک ڈوبیگا اور دوسرا اچھلیگا۔ اور اس طرح زمین پر ہمیشہ روشنی رہا کریگی۔ (اختر)

شہاب ثاقب

ہمعصر مبارک اللہ کا ایک معزز نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ایک بڑا بھاری شہابہ جس کا وزن ۸ فٹ تھا۔ جزیرہ لانگ سے ایک میل کے فاصلے پر سمندر میں گرا۔ جو بادلوں میں سے بڑی گڑگڑاہٹ کے ساتھ گرکر پانی میں جوار بھاٹا پیدا کردیا۔ کہ پانی کناروں پر باہر اچھل آیا۔ وزن میں ایک صد پونڈ کے قریب تھا۔ جو کہ پہلے کسی عجائب گھر میں نہیں رکھا گیا۔

قطب شمالی کی سیاحت

کپتان مکل سن ایک مہم سے کہ قطب شمالی کی تحقیقات کو پچھلے سال کر گئے ہیں یہ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے۔ ان کا ارادہ بحر بوفرٹ کی تحقیقات کرنے کا تھا۔ جو ایلاسکا اور لوگوں کے شمال کی طرف ہے۔ اس کی اب تک کچھ معلوم ہوا نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں ایک برّاعظم ہے۔ اسکیمو لوگوں کی روایات اس کے وجود کی گواہی دیتی ہے۔ ویل مچھلی پکڑنے والے گورے کہتے ہیں۔ کہ خشکی دکھائی دی ہے۔

قلت سرمایہ سے یہ موسم رکی رہی۔ مگر انگلینڈ اور امریکہ کے فراخ دل لوگوں نے روپیہ بہم پہنچا دیا۔ شاگھی سے ایک ساٹھ ٹن وزنی کشتی خریدی گئی اور وکٹوریہ واقع برٹش کولمبیا سے کپتان اجنر مکل سن (ڈچ) ارنسٹ لفٹنٹ ویل (امریکن جیالوجسٹ) اجنر ڈٹ لیوسن (ڈچ زولوجسٹ) ڈاکٹر جی پی ہو (برٹش) اور آئس لینڈ کا ایک باشندہ۔ ماہر علم النسل۔ انسانی تحقیقات کے واسطے روانہ ہوگئے۔ گذشتہ ماہ فروری میں انہوں نے اپنا جہاز فلیکس مین جزیرہ پر چھوڑا اور برفانی سفر کے واسطے معدود ہمراہیوں کے کپتان مکل سن روانہ ہوگئے۔ ساٹھ روز کی خوراک اور کتوں کی برف پر چلنے والی گاڑی میں پانسو میل کا سفر طے کیا بہت مشکلات پیش آئیں۔

غزل

(من تصنیف حضرت صاحبزادہ میان بشیر الدین محمود احمد)

نشان ساتھ ہین اتنے کہ کچھ شمار نہین
ہمارے دین کا قصون پہ ہی مدار نہین

وہ دل نہیں جو جدائی مین بیقرار نہین
نہیں وہ آنکھ جو فرقت مین اشکبار نہین

وہ ہم کہ فکر مین دین کے ہین قرار نہین
وہ تم کہ دینِ محمدؐ سے کچھ بھی پیار نہین

وہ لوگ درگہِ عالی ہیں جن کو بار نہیں
انہین فریب دغا مکر سے بھی عار نہین

ہے خوف مجھ کو بہت اس کی طبع نازک سے
نہیں نہین کہ مجھے آرزوئے یار نہیں

تڑپ رہی ہے مری روح جسم خاکی مین
ترے سوا مجھے اک دم بھی اب قرار نہین

نہ طعنہ زن ہو مری بیخودی پہ اے ناصح
مین کیا کہون کہ مرا اس مین اختیار نہین

مثالِ آئینہ ہے دل کہ یار کا گھر ہے
مجھے کسی سے بھی اس دہر مین غبار نہین

جو دل مین آئے سو کہہ لو کہ اسمین بھی ہے لطف
خدا کے علم مین گر ہم ذلیل و خوار نہین

ہُوا وہ پاک جو قدوس کا ہُوا شیدا
پلید ہے جسے حاصل یہ افتخار نہین

کسی کے عشق مین پاتے ہین لطف یکتائی
ہمارا دوست نہین کوئی غمگسار نہین

چڑھے ہین سینکڑ دن ہی سولیون پہ ہم منصور
ہمارے عشق کا اک دار پہ مدار نہین

یونہی کہو نہ ہمین لوگو! کافر و مرتد
ہمارے دل کی خبر تم پہ آشکار نہین

امام وقت کا لوگو کرو نہ تم انکار
جو جھوٹے ہوتے ہین پاتے وہ اقتدار نہین

دل و جگر کے پرخچے اڑے ہوئے ہین جناب
اگرچہ دیکھنے مین اپنا حال زار نہین

جگا رہے ہین مسیحا کبھی سے دنیا کو
مگر غضب ہے کہ ہوتی وہ ہوشیار نہین

مقابلہ مین مسیح زمان کے آتے ہین جو
وہ لوگ وہ ہین جنہین حق سے کچھ بھی پیار نہین

کلام پاک ابھی موجود ہے اسے پڑھ لے
ہمارا تجھ کو بُرا اے قوم اعتبار نہین

کبھی تو دل پہ بھی جاکر اثر کرے گی بات
سنائے جائین گے ہم تم کہو ہزار نہین

کروڑ جان ہو تو کردون خدا محمدؐ پر
کہ اس کے رحم و عنایات کا شمار نہین

شوہرون کو صرف اس بنیاد پر گھر مین نہین گھسنے دیا۔ کہ وہ بدیسی دہوتیان باندھے گھر مین گھس پڑے تھے۔ عورتون نے گھرون سے نکالدیا۔ اور ستوباب کرکے حکم نافذ کردیا۔ کہ جب تک سودیشی دہوتیان باندھ کر نہیں آؤگے۔ گھر مین قدم نہین رکھ سکتے۔ کسی معزز بنگالی نے لیکچر دیتے ہوئے اپنے بدیسی کپڑے اوتار کر بھری مجلس مین جلا دیئے یہ سب کچھ ہُوا۔ اور اس مین شک نہین۔ کہ عوام کو اپنا مطیع کرنے کے لئے اس جہالت سے بڑھکر اور کوئی جادو نہین۔ مگر نظر انصاف سے دیکھو تو اصلی سودیشی کا کہین پتہ نہین منہہ سے بڑبڑانا اور بات ہے۔ اور عمل کرنا اور بات۔ یہ کوئی عمل نہین۔ کہ کپڑے اوتار کر پھینک دئے اور ویسے ہی کپڑے اپنے دیس مین نہین بنا سکے۔ جب تک تجارت مین کمپٹیشن نہین ہوگا۔ اس وقت تک کامیابی ایک موہوم خیال ہے۔ میرے نزدیک حامی سودیشی کہنے کو آندہی اور کرنے کو خاک نہین۔ کتنا عرصہ ہُوا۔ کہ اس کی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر کسی کے دل مین اصلی تحریک پیدا نہین ہوئی اور نہ آج ہندوستان مین بھی منچسٹر کے کارخانہ نظر آتے۔ بمبئی مین اگر کپڑے کے کارخانہ کہولے جاتے۔ تو بنگالے مین شیشے اور چینی کے ظروف کے۔ سورت کی دہوتیان اور امرت سر بنارس اور اعظم گڑھ کے بھدے کپڑے اور امروہہ کے مٹی کے برتن غیر ممالک کی اشیاء کی آمد کو کیا روک سکتے ہین۔ روک سکتا ہے۔ منچسٹر کا کارخانہ اگر سر فیروز شاہ مہتہ اور سرندرو ناتھ مل کر اپنے کاندہون پر اٹھا لاوین۔ ورنہ پانی پانی کہنے سے نہ پیاسے کی پیاس بجھ سکتی ہے۔ نہ کہانا کہانا کہنے سے بھوکے کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ سر فیروز شاہ مہتہ اور بعض اور متمول اہل بمبئی، لاکھ کے سرمایہ سے ایک انگریزی زبان کا اخبار نکالنے والے ہین۔ مین ان کو یہ صلاح دیتا ہون کہ ایک کروڑ کے سرمایہ سے ہندوستان کے لئے کوئی سفید کل ولائیت سے لائین۔ کہ ہزارون آدمیون کا پیٹ اس سے پلے اور ہندوستان کی کروڑون مخلوق اوس سے فائدہ اوٹھائے۔ بابو سرندرو ناتھ نبرجی بابو موتی لال گھوش۔ بابو ایس ایس باسو مسٹر جے چودہری۔ ایچ۔ این۔ دت اور بابو کے کے متر نے جو اپیل درگا پوجا کے متعلق شائع کیا ہے۔ وہ اس نوٹ پر مخصوص توجہ کرین۔

انگریزی عدالتون کا انصاف

جنوبی ہند کی مشہور آربتھناٹ کمپنی جس کے دیوالہ نے سینکڑون خاندانون کو تباہ کردیا اور ہزارون کے عمر بھر کے اندوختہ پر پانی پھیر دیا۔ اس کے متعلق جو تحقیقات عرصہ سے جاری تھی وہ ختم ہوگئی اور جو شخص اس عظیم مصیبت کا ذمہ وار تھا وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ سرجارج آربتھناٹ کا مقدمہ جس جیوری کے سامنے پیش تھا اس مین تمام انگریز تھے۔ جیوری نے بالاتفاق سرجارج کو مجرم قرار دیا۔ اور چیف جسٹس مدراس ہائی کورٹ نے انہین ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ یہ فیصلہ انگریزی عدالتون کے انصاف کی یادگار رہیگا۔ ملزم کے وکیل نے اپنی بحث مین نہایت پُر اثر تقریر کی تھی اور کہا تھا کہ اگرچہ میرا موکل اس وقت بدنصیبی کا شکار ہے۔ مگر وہ ایسا شخص ہے۔ جو حضور ملک معظم کے خاص الطاف خسروانہ کا مورد رہ چکا ہے۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ اس کے ہموطنون کو اس پر پورا اعتماد تھا۔ لیکن باوجود اس کے عدالت نے انصاف کو رحم پر مقدم کیا۔ اور مجرم کو سزا دی۔ (پیسہ)

ایک نیک صلاح

سودیشی سودیشی کی آواز ملک مین چارون طرف گونج رہی ہے اس آواز مین ہندو مسلمان ذرا اونچے نیچے سُرون کے ساتھ دونوں شریک ہین۔ دونون گروہ چاہتے ہین۔ کہ ملک مین بہبودی کے ڈہول بجائے جاوین۔ مگر ہندو اور بنگالیون کے اونچے سُرون کے ساتھ کچھ زیادہ بڑھ گئی ہے۔ بنگالی بابو اٹھتے بیٹھتے سودیشی جی کی جے مناتے ہین۔ اخبارون لیکچرون رسالون مین سودیشی جی کا بگل بجایا جاتا ہے۔ بنگالے مین تو اس لفظ کا ایسا طوطی بول رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے نقارخانہ مین بھی اس کے صاف بول بخوبی سنائی دیتے ہین۔ بعض دیوانے بنگالیون کی یہ حالت ہے۔ کہ کسی دیسی کو اگر بدیسی کپڑا خریدتے دیکھ لیتے ہین۔ تو اس کی خوب گت بناتے ہین۔ سارے کپڑے نوچ کھسوٹ کر پھینکدیتے ہین۔ اگر غصہ اور زیادہ تیز ہوا۔ تو کپڑون مین آگ لگا دیتے ہیں۔ غرض حتی المقدور خوب رسوا کیا جاتا ہے۔ بعض بنگالیون کی یہ حکائیت سنی گئی ہے۔ کہ اونہون نے اپنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت

صفحہ ۳ - غزل - ایک نیک صلاح -

صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۵ - نظم

صفحہ ۶ - آغا انجینیرنگ سکول - گوردوارہ کن جلائے جانیکی خبر غلط

صفحہ ۷ تا ۱۰ - المفتی - ڈائری

صفحہ ۱۱ - نظم

صفحہ ۱۲ - اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۹ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۸ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ

۲ - وما منا الا له مقام معلوم -

ترجمہ - اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے -

۳ - ینصرك رجال نوحی الیهم من السماء -

ترجمہ - تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے -

۴ - قد افلح من زكها وقد خاب من دسها

ترجمہ - اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا -

۵ - وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا

ترجمہ - اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے - جبتک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں -

۶ - حنیف مسیح -

۱۶ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - انی انا الرحمٰن لا یخزی عبدی ولا یهان - عشقك قائم ووصلك دائم

قصیدۂ کمال

سامنے کے صفحے پر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے وکیل چیف کورٹ لاہور کی تصنیف کردہ ایک نظم فارسی درج کی جاتی ہے - اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - جو صاحبان اس کو پڑہیں گے ان کو خود معلوم ہو جائے گا - کہ یہ کسی صاحب حال کا ترانہ ہے یا کسی نقط قال والے کی قیل و قال - سیرت و اخلاق مسیح موعود کا جو فوٹو اس قصیدے میں کھینچا گیا ہے - وہ ایسا صحیح اور دلربا ہے - کہ اگر کسی میں ایک ذرا بھی عشق اور درد کا مادہ ہو - تو اس نظم کو پڑہکر ایک دفعہ تو ضرور اس کا دل للچائے گا - کہ ایسے معشوق کو کہیں ایک نظر سے دیکھنے کا موقعہ پائے - خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا - کہ میں نے یہ قصیدہ ریل میں بیٹھے ہوئے ایک مختصر سے سفر میں لکھا تہا - میں یقین کرتا ہوں - کہ یہ محض تائید ایزدی کی آمد ہے - جو انہوں نے ایسا قصیدہ لکھا - چونکہ یہ قصیدہ کاتب کو ایسے وقت میں دیا گیا تہا کہ خواجہ صاحب خود یہاں موجود تھے - اس واسطے میں نے غنیمت سمجھا - کہ مصنف خود اسٹیشن میں موجود ہے - وہی کاپی کو پڑہے گا - اور خود ہی پروف دیکھے گا - مجھے اخباری اور دیگر ذمہ داریوں کے کام کے واسطے اتنی فرصت بھی غنیمت معلوم ہوتی ہے - اس لئے میں نے اُسے قبل لکھا جانے کے نہ پڑہا لیکن چھپنے سے پہلے جب کہ کاپی مجھے کسی وجہ سے دیکھنی پڑی - تو مجھے اس قدر لطف حاصل ہوا کہ کئی بار میں نے اسے پڑہا اور اگر کاتب اسے واپس لینے کے واسطے میرے سر پر نہ کھڑا ہوتا - تو میں معلوم نہیں میں اُسے کتنی دفعہ اور پڑہتا - مجھے اس کے ایک ایک شعر سے محبت اور عشق اور حقیقت کی خوشبو آتی ہے اور شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی کبھی کوئی نظم میں نے نہیں دیکھی یا شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی لیاقت اور درد دل کا صحیح اندازہ میں اپنی کم قسمتی سے پہلے کبھی نہیں کر سکا - مجھے بار ہا خیال آیا - کہ یہ نظم خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی نہیں ہو سکتی - ؎

خوشا وقتے کمال الدین خواجہ
نگارم را کہ ہست او خوش نگارے

اخبار قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیریت ہیں آج صبح (۱۵ - اکتوبر) حضرت باہر سیر کیواسطے بمعہ خدام تشریف لیگئے تہے - حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہیں آج صبح کسی قدر ترشح ہوا باران رحمت کا انتظار اور اُمید ہے اس ہفتہ میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی - شیخ عبدالرحمان صاحب - شیخ عبدالحمید صاحب لاہور سے - بابو عبدالعزیز صاحب باغبان پورہ سے برادر احمد حسین صاحب بمعہ ایک اور ساتھی کے کٹک سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لاکر حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے -

احباب ہوشیار ہیں

گذشتہ ہفتہ کی شام کو بعد از مغرب ۹ بجے کے قریب شیخ یعقوب علی صاحب اور ایک اور آدمی یکہ پر سوار قادیان آرہے تہے کہ نہر کے اس طرف اُن پر ڈاکہ پڑا جیدمل نے ایک ہتھیار جو مثل کلہاڑی کے ہوتا ہے اور چہوی کہلاتا ہے شیخصاحب پر چلایا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ یکے کے ڈنڈے اور رسے پر پڑا اور شیخصاحب بالکل بچگئے فالحمد للہ صرف دو روپیہ اور ایک اسکٹ ایکنے لیہ چور لیگئے اور یکہ والے کی پگڑی ... تحقیقات ہو رہی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قصیدہ مدحیہ در شان امام ہمام عالیجناب المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متضمن بخیلے از احوال عاشقان الٰہی از غلام غلامان مسیحیت مآب

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔

ندارم احتیاج شہر یارے ۔۔۔ کہ ہستم بر درے امیدوارے
شدم فارغ ز شاہان زمانہ ۔۔۔ کہ سر دارم بہ دہلیز نگارے
گدایانہ بکوئیش او فتادم ۔۔۔ نیارم شہر یارے در شمارے
دلم رم کردہ از آہو نگاہان ۔۔۔ بمن چشم عنایت کردہ یارے
سلامم دہ بزلف ماہ رویان ۔۔۔ کہ دل بستم بفتراک نگارے
چہ دانی حال ما اے خشک ملا ۔۔۔ ترا از عشق دستی ننگ و عارے
جنون عشق او شد مصقل عقل ۔۔۔ بدو شد عقل پاک از ہر غبارے
علاج دردِ من شد دردِ عشقش ۔۔۔ بعشقش یافتم صبر و قرارے
بیا بنشین بمن در ذیلِ مستان ۔۔۔ اگر خواہی کہ باشی ہوشیارے
در ینجا نام بیمارے شفا ہست ۔۔۔ تسلی بخش دل آن اضطرارے
ہمان شد واقف سرِ حقیقت ۔۔۔ کہ جست از عقل و فہم خود کنارے
بچشم ناکسان یک سادہ لوحے ۔۔۔ مگر در ملکِ حکمت تاجدارے
ز سیم و زر تہید ستے بظاہر ۔۔۔ گر معمور از لطفِ نگارے

کسے کو طوقِ عشقش شد بگردن
ز اغلالِ زمان شد رستگارے

الا اے منکر از شانِ مسیحا ۔۔۔ بیا بشنو ز من احوال یارے
شفائے ہر مرض در قادیان ست ۔۔۔ شدہ دار الامان کوئے نگارے
ہلاکت شد دمِ او بہر اغیار ۔۔۔ گر آبِ حیاتے بہر یارے
ز دستش حلِ مشکلہائے مردم ۔۔۔ ز انفاسش شود گلزار نارے
ز نطقش سحرِ ملایان شکستہ ۔۔۔ عصا شد خامۂ او بہر مارے
ز علمِ دنیوی نا آشنائے ۔۔۔ گر اسرارِ حق را راز دارے
ز دنیائے دنی چون تافتہ روئے ۔۔۔ کند دنیا بر ویش جان نثارے
غم روزے خورد جانِ عزیزت ۔۔۔ کفیل او شدہ پروردگارے
ز ہر خوشہ رساند خرمنِ او را ۔۔۔ بیارد نعمت از ہر دیارے
نشانِ بے نشانے گر بجوئی ۔۔۔ بیا کن مجلسے بآن نگارے
بنز دیکت نشان خارج ز عادت ۔۔۔ خدا داند کہ من دیدم ہزارے
چو آید بر لبش حرفِ دعائے ۔۔۔ قضائے آسمان گوید کہ آرے

دعائے او قضائے آسمانی
براو آسان شدہ ہر صعب کارے

ز اخلاقِ کریم او چہ گویم ۔۔۔ دریں اوان نبی را یادگارے
بہ شفقت از پدر افزون تر آمد ۔۔۔ بمہرش مہر مادر ہیچ کارے
بخدمت چاکر و در دوستداری ۔۔۔ رفیق و مونس و غمخوار و یارے
ترحم مے کند بر دشمنان ہم ۔۔۔ پئے ایمان شان است اشکبارے

بہ رافت مسلم و کافر برابر
پئے اغیار و یارے غمگسارے

مطاع عالم و مخدوم دنیا ۔۔۔ گر در کارِ دین خدمتگذارے
غم اسلام خوردہ مغز جانش ۔۔۔ دو چشمانش پئے دین اشکبارے
شماری این کسے را دشمنِ دین ۔۔۔ برین عقل است تف اے بدشعارے

مثال علم تو آمد بہ قرآن
کتابے چند بر پشتِ حمارے

شنو یک نکتۂ از من کہ کافی است ۔۔۔ اگر باشی عقیل و ہوشیارے
بزعمِ تو کسے کو حق پرست است ۔۔۔ خدا کردہ چرا رسوا و خوارے
نگر آن کس کہ دانی دشمنِ دین ۔۔۔ بہر موطن ہموں شد کامگارے
بایام دعا دست قضا بین ۔۔۔ باو شد یا بہ خصمش سازگارے
خدا را فکر کن گاہے تو دیدی ۔۔۔ کسے شد با عدوئے خویش یارے
اگر او مفتری بودے و کذاب ۔۔۔ بروزے چند گشتے سخت خوارے
نگر کارش بہر دم در ترقیست ۔۔۔ خدا در نصرتش چون دوستدارے
زمان او فزون از بیست و سہ شد ۔۔۔ چو از وحی اش مخاطب کرد یارے
چو این کذب است حیرانم چہ گوئی ۔۔۔ بشانِ آن رسول کردگارے

نگر قطع وتین گاہے نخواندے
چہ شد عقلِ ترا اے ہوشیارے

خدا را توبہ کن زین فسق و عصیان ۔۔۔ بترس از اخذِ آن غیرت شعارے
کہ او طاعون را کردہ مسلط ۔۔۔ برآن کو سینہ اش پر از نقارے
بلاہائے دگر ہم کرد پیدا ۔۔۔ خبر داد از بلا در ہر دیارے

نجاتے بس ہمان یابد کہ باشد
امامِ وقت را خدمتگذارے

الا اے مرغِ طبعم این چہ بینم ۔۔۔ ترا در قعرِ این عالم قرارے

نگر اوجِ کمالے مسکنت بود
ازین پستے خدا را یک فرارے

ضرورت ۔ راول پنڈی مین ایک کتاب بنام سیف مسلول اس سلسلہ کی مخالفت مین چھپی تھی اس کتاب کی بہت جلد ضرورت ہے جس کسی کے پاس ہو فوراً بذریعہ رجسٹری بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب قادیان بھیجدیوی۔ راولپنڈی اور جہلم کے دوست بالخصوص توجہ کرین۔

درخواست دعا ۔ میر مراد علی صاحب اپنی بیمار اہلیہ کے لئے اور سید دلبر حسین اپنے لئے احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہین ۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے آمین

ؔ یہ مصرعہ تصنیف حضرت اقدس سے تبرکاً بغرض تضمین لیا گیا ہے۔

آغا انجینیرنگ سکول

صنعتی تعلیم کی ضرورت پر دھواندھار تقریرین کرنیوالے اور پُرزور تحریرین لکھنے والے تو اس ملک مین بہت پیدا ہو گئے ہین۔ لیکن عملی طور پر اس مفید چیز کے پھیلانے کی کوشش کرنے والے ابھی تک بہت ہی کم نظر آتے ہین۔ آغا نواب مرزا صاحب ملک کے شکریہ کے مستحق ہین۔ کہ اونہون نے اپنے ذاتی کاروبار کو خیرباد کہہ کر اور کئی ہزار روپے کی زیر باری اُٹھا کر مقام فیض آباد مین آغا انجینیرنگ سکول کے نام سے ایک تعلیمی مدرسہ کھولا ہے۔ جو بوجہ تعلیمی مصارف کی کمی اور قواعد و ضوابط کی آسانیون کے غریب و نادار مگر شوقین طلباءُ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ اس مدرسہ کی تین مہینے کی تعلیم ایک انگریزی دان مین سب اوورسیری کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اُردو دان یا ناگری دان جہان نو مہینے مین نقشہ نویسی سیکھ لیتا ہے جو لکھنا پڑھنا نہین جانتے۔ اُنہین چند ہی یوم مین مختلف دستکاریان سکھلا دی جاتی ہین۔ چند معزز انگریزون اور دیسیون نے مدرسہ کا معائینہ فرما کر اپنا اطمینان ظاہر کیا ہے۔ آنریبل مسٹر گوکھلے نے بھی اسے بہت پسند فرمایا اور اپنی رائے لکھتے وقت تحریر فرمایا کہ یہ دلچسپ و مفید مدرسہ پبلک کی توجہ کا مستحق ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مدرسہ مذکور کے ملاحظہ کے لئے طامسن کالج رڑکی کے پرنسپل حال ہی مین فیض آباد تشریف لے گئے تھے اس موقع کی یادگار مین آغا نواب مرزا صاحب نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو غریب طلباء کو رعائیت پر داخل کرنا منظور فرمایا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ نادار طلباء شکرگذاری کے ساتھ آغا صاحب کی اس رعائت سے فایدہ اُٹھائین گے آغا انجینیرنگ سکول کے مفصل قواعد دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہین۔ یہ سکول ہر طرح ملک کی توجہ کا مستحق ہے۔

گوردواروں کے جلائے جانیکی خبر غلط ہے

جہلم اور اٹک کے اضلاع کے

گوردوارون کے جلائے جانے اور لوٹے جانے کے متعلق بعض معاصرین نے جو بےسروپا غلط خبرین اوڑائی تہین۔ ان کی تردید گورنمنٹ کی طرف سے کردیگئی۔ ہے چیف سیکریٹری پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت مین حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے۔

"اضلاع جہلم اور اٹک مین فرید (جس سے بظاہر موضع فریدکسر مراد ہے) اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کی افواہون کے متعلق کامل تحقیقات کیگئی لیکن وہ افواہین غلط نکلین اور جو قصے ان مفروضہ واقعات کے متعلق بیان کئے جاتے ہین ان سے مواضعات مذکور کے سربرآوردہ ہندو قطعی انکار کرتے ہین۔ اور ہر دال کا معاملہ ۲۵ ماہ حال (ستمبر) تک زیر تجویز تہا۔ نتیجہ معلوم ہونے پر اور نقل فیصلہ ملنے پر اس کے متعلق جداگانہ رپورٹ کی جائے گی"۔

مندرجہ بالا سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کو کیسی بے پر کی اوڑانے کی عادت ہے۔ فرضی واقعات پر وہ کیسی کیسی طبع آزمائیان کرتے ہین کیسے کیسے حاشیے چڑہاتے ہین۔ کس قدر زہر اُگلتے ہین اور کس درجہ تعصب کا اظہار کرتے ہین۔ مواضعات فرید اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کے متعلق خبر غلط کے پھیلانے ہی پر اکتفا نہ کرنا بلکہ اس کا الزام مسلمانون پر لگا دینا اور مسلمانون پر الزام لگاتے ہوئے اسلامی احکام کا بہی خوب مضحکہ اڑانا مفسدہ پردازی نہین تو اور کیا ہے؟ کیا اسی برتے پر وہ آزادیٔ اخبار طلب کرتے ہین اور سیلف گورنمنٹ مانگتے ہین؟ کیا یہی ہین وہ اوصاف جو مہذب اقوام مین پائے جاتے ہین؟ کیا اسی طرح اپنی قوم کے ساتھ بغض و عناد کا برتاؤ کرکے وہ امید رکھتے ہین کہ ان کی اور ان کے ملک کی فلاح ہوگی؟ ان کرتوتون پر فلاح ملک کی امید ایسی ہی ہے۔ جیسے زہر کہا کر حیات جاوید کی امید رکھنی۔ ان مفتری اخبارون نے بیچارے ٹکہ صاحب نابہہ کو بہی مد غلا کر ان وائسرائیگل کونسل مین مضحکہ اُڑوا دیا کیا گورنمنٹ ان مفسد اخبارون سے بازپرس نہ کرے گی؟ جنہون نے ایک لغو بے بنیاد بات پر زبردستی مذہبی رنگ چڑہا کر وہ وہ مفسدانہ تحریرین لکہی ہین جن سے ملک معظم کی رعایا مین بددلی پیدا ہونے کا اور دو قومون مین منافرت بڑھنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ (وکیل)

شب برات کی آتشبازی اور فضولخرچی

فضول خرچی کسی مذہب و ملت

مین روا نہین اسی طرح مسلمانون مین بہی فضول خرچی کی سخت ممانعت ہے لیکن بدنصیبی سے کسی طرح یہ رواج پڑ گیا ہے کہ اس ملک مین مسلمانون کے یہان شب برات کی رات کو آتشبازی چلائی جاتی ہے یہ رسم ملک کے ہر حصہ مین پہیلی ہوئی ہے۔

کوئی سال ایسا نہین گزرتا۔ جبکہ اکثر شہرون مین آتشبازی کی بدولت بچون کی جانین تلف نہین ہوتین۔ یا اُن کے ہاتھ پاؤن۔ آنکھ ناک ضائع نہین ہوجاتے۔ اور کئی مکانات جل جاتے ہین اور روپیہ جو بلافایدہ صرف ہوتا ہے وہ علیحدہ رہا۔

مسلمانون کے مذہب مین فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے فضولخرچی کو نہ صرف منع کیا گیا ہے بلکہ فضولخرچون کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے اور کون ہے۔ جو اس سے انکار کرسکتا ہے۔ کہ آتشبازی پر روپیہ ضائع کرنا فضولخرچی نہین ہے۔

امسال شب برات سے چند روز پہلے ایک ہندو دوکاندار نے تعریض کے لہجہ مین مجہ سے کہا کہ مسلمان بڑی خرچ کرنیوالی قوم ہے۔ علاوہ دوسری آتشبازی کے جو مقامی آتشبازون سے خریدی جاتی ہے۔ صرف رنگین آتشبازی کی دیاسلائیان جو جرمن یا جاپان سے آتی ہین۔ مین نے تین ہزار روپے کے قریب دساور سے منگوائی ہین۔ جو سب بک گئی ہین اور ابھی اور بہی آرڈر دے رکہا ہے۔ جو شب برات سے پہلے پہلے آ جائین گی سوائے اس کے میرے علاوہ لاہور مین اور بہی کئی دوکاندار دساور سے مال منگواتے ہین۔

ذرا تہوڑا سا حساب لگانے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ گذشتہ شب برات پر تمام ہندوستان مین سات کروڑ مسلمانون سے دس لاکہ روپے سے کم کی کیا آتشبازی چلائی گئی ہوگی۔ اس دس لاکہ روپے سے کیا کیا عجائبات بن سکتے ہین۔ کتنے طالب علم وظیفے پاکر ہندوستان مین اور ہندوستان سے باہر تعلیم پاسکتے ہین ایک عالیشان کالج علی گڈہ کالج کے برابر کا چل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ سرسید مرحوم کے زمانہ تک علی گڈہ کالج کا کل سرمایہ آٹھ نو لاکہ سے زیادہ نہ تہا کہ جس سے سوا لاکہ روپیہ غبن بہی ہوگیا تہا اور کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے کالج کے پاس نصف لاکہ بہی۔۔ سرمایہ موجود نہین۔

بہرحال آتش بازی کی رسم بہت بُری ہے اور سب سمجہدار مسلمانون کو اسے یک قلم ترک کردینا چاہیئے۔ یہ مضمون لکھ چکنے کے بعد مجہ شہر جالندہر کے مسلمانون کا ایک اشتہار ملا جسمین شہر کے تمام چودہریون نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ آتشبازی کی رسم کو ہر طرح سے روکین گے۔ اس اشتہار پر شہر کے تمام مسلمان چودہریون کے دستخط ہین کہ جسے مین بڑی خوشی سے آج کے پرچہ مین کسی دوسری جگہ نقل کرتا ہون اور تمام ملک کے مسلمانون سے التجا کرتا ہون کہ وہ جالندہر کے بھائیون کی تقلید کرکے اپنے اپنے شہرون سے ایسے ہی اعلان جاری کرادین اور اُنپر عمل کرنے کی کوشش کرین۔ (پیسہ)

المفتی

۱۰۷ متبنّٰی بنانا حرام ہے | کسی کا ذکر تھا کہ اس کی اولاد نہ تھی اور اس نے ایک اور شخص کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی جایداد کا وارث کر دیا تھا۔ فرمایا۔ یہ فعل شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے۔

۱۰۸ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے | بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر رمضان کے دنوں میں روزہ رکھ لے۔ تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ فمن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انہیں ایام میں روزے رکھے۔ تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اُس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو اُنپر حکم عدولی کا فتوے لازم آئے گا۔

۱۰۹ مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں | فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے۔ کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

ڈائری

القولُ الطیّب

مومن کی فراست سے بچو | بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی سفارش کی۔ کہ وہ آپ اپنی اصلاح کر رہا ہے۔ فرمایا اتقوا فراسة المومن۔ مومن کی فراست سے ڈرو۔ میری فراست اس کی حالت کو تم سے بہتر جانتی ہے فرمایا۔ ایک بزرگ کے پاس دو شیعہ آئے اور اپنے آپ کو سنّی ظاہر کیا اور اس بزرگ سے سوال کیا۔ کہ اتقوا فراسة المومن کے کیا معنے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے شیعہ پن سے توبہ کرو اور سچے دل سے سنّی مسلمان بن جاؤ۔

خدا سے تسلّی | فرمایا۔ بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ مبارک احمدؐ کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہُوا ہے وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالےٰ نے کس قدر تشفی اور تسلّی اور اپنی خوش نودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمدؐ کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دئے ہیں اور فرمایا ہے۔ کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمدؐ نے کہا کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے۔ کہ اگر دو ہزار مبارک احمدؐ مر جائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

مخالف سے ہمیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے | ایک دوست کو حضرت نے ایک مخالف کے کسی موقع پر سمجھانے کے واسطے تاکید کی۔ فرمایا۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ آپ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو بہرحال ثواب مل جاتا ہے اور تم یہ اُمید نہ رکھو۔ کہ مخالف تمہارے ساتھ خوش خلقی یا تہذیب سے پیش آئیگا۔ کیونکہ وہ تو مخالف ہے۔ ہم کو بُرا جانتا ہے اس کے دل میں ہمارا ادب نہیں۔ جب تک کہ وہ دشمن ہے۔ اس کے دل میں نہ ہمارا ادب ہو سکتا ہے۔ نہ اعزاز اور نہ خیراندیشی اور نہ وہ منصف مزاجی سے گفتگو کر سکتا ہے ایک وقت ایک ایلچی حضرت رسول کریم صلعم کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا۔ اور حضرت عمر تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے۔ آخر حضرت عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اس کو قتل کر دوں۔ مگر آں حضرت نے اس کی تمام گستاخی کی حلم کے ساتھ برداشت کی۔

سرشت زمین | فرمایا۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص ذرائع پیدا کرنے چاہئیں۔

مرزا عزیز احمد صاحب نے تجدید بیعت کی | مرزا عزیز احمد صاحب[1] نے میانوالی سے مفصلہ ذیل خط حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فدوی اپنے گذشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجا کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرما دیں۔ کہ آیندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ حضور کا عاجز عزیز احمدؐ

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آیندہ اب تم پرہیزگار اور سچے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوا کرتا ہے۔

---

[1] مرزا عزیز احمد صاحب آجکل تقریب رخصت مدرسی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایڈیٹر

روحانیت مجاہدہ چاہتی ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ میں آپ کی خدمت میں روحانی فائدہ کے حاصل کرنے کیواسطے آیا ہوں۔

حضرت نے فرمایا۔ روحانی فائدہ ان لوگوں کو پہونچ سکتا ہے جو آپ بھی اس راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ دین کی راہ آسان نہیں اس کو وہی پا سکتے جو مرنا قبول کرتے ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سردار اور سب سے اعلیٰ اور افضل تھے۔ مگر انہوں نے بھی دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتا۔ مگر اس نے یہی قانون رکھا ہے بغیر تکلیف کے نہ انسان کو دنیوی مدارج حاصل ہو سکتے ہیں اور نہ دینی۔ اگر خدا کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کیلئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے۔ تو کیا دین کیلئے کچھ بھی محنت اور سعی نہیں کرنی چاہیئے ؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آ جاتا ہے۔ تو پھر انسان اس کے واسطے کہاں کہاں سے سفارشیں لاتا ہے۔ اور کس قدر خرچ کرتا ہے۔ تو پھر کیسی کیسی مصیبتیں برداشت کر کے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کیا اگر گذرتا ہے۔ تو کیا دین کو ہی ایسا سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے رٹنے سے حاصل ہو جائے گا اور یونہی آرام طلبی سے گذارنے پر اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی ؟ ۔ خدا تعالیٰ فرماتا

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون - ﴿﴾ - کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ صرف زبانی قیل و قال پر ہی ان کو چھوڑ دیا جائیگا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لے آئے دیندار سمجھے جاویں گے اور ان کا امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھو ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہیں جس سے کوئی شخص یکدفعہ ابدال میں داخل ہو جائے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ دکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کاٹا جاوے گا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے۔ اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آویں۔ روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دکھ اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔ ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہیں اور کہدیتے ہیں۔ کہ ہمیں پھونک مارو کہ اولیاء اللہ بن جاویں اور ہمارا سینہ صاف ہو جائے اور روحانی معراج پر پہونچ جاویں اور ہمارے قلب میں پاکیزگی پیدا ہو جاوے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سب کچھ دکھوں اور تکالیف کے بعد مل جاتا ہے اور ضرور مل جاتا ہے۔ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا جب انسان دنیا کے لئے طرح طرح کی تکالیف برداشت کر لیتا ہے۔ ایک کسان کو ہی دیکھو۔ کہ پہر رات کے تڑکے اٹھتا ہے۔ ہل جوتتا ہے اور کتنی تکالیف اٹھاتا اور محنت کرتا ہے نہ رات کو آرام کرتا ہے اور نہ دن کو بلکہ جب بہت سی مشکل کے بعد فصل پک ہی جاتا ہے اس وقت بھی اس کے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا مصائب اٹھاتا ہے اور اپنے عیال اور اطفال سے علیحدگی اختیار کر کے اسے کاٹتا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیسے کیسے دکھ اٹھاتا ہے۔ اور اس دنیا کے لئے جو آج ہے اور کل فنا ہو جائے گی مارا مارا پھرتا اور مصیبت پر مصیبت اور دکھ پر دکھ اٹھاتا ہے۔ تو کیا پھر دین ہی ایسی چیز ہے جو محض پھونک مارنے سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں کسی امتحان آزمائش اور محنت کی ضرورت نہیں ؟ دین کے لئے ایسی توقع کرنا اور اس کو ایک حلوہ بے دود سمجھنا کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ ہزاروں موتوں کے بعد روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ پر غور کرو کہ انہوں نے دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے اور کن کن دکھوں میں وہ مبتلا ہوئے۔ نہ دن کو آرام کیا۔ نہ رات کو۔ خدا کی راہ میں ہر ایک مصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کر دی اور دین کی خاطر سر کٹوا دیئے۔ مجھے اس وقت یاد آگیا ہے

آنحضرتؐ کس طرح کی عبادت کو پسند کرتے ہیں

کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم ایک دشمن کے مقابلہ پر ایسے موقع پر نکلے۔ کہ وہ سخت گرمی کا وقت اور گرمی کا موسم تھا۔ سخت گرمی اور تپش تھی۔ لو چلتی اور تیز دھوپ پڑتی تھی۔ چلتے چلتے ایک نہایت ہی خوشگوار سرسبز اور شاداب چشمے پر پہونچے۔ ایک صحابی نے ایسی خوشگوار سرسبز اور ہری بھری جگہ دیکھ کر آنحضرت صلعم کی خدمت میں عرض کی۔ کہ مجھے اجازت دی جائے۔ کہ اس جگہ پر عبادت کروں۔ آنحضرت صلعم نے جوابدیا۔ ایسے خیال سے توبہ کرو۔ یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ یہ سب مصیبت ہم خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہیں۔ ایسی خوش کن جگہ پر آرام کر کے عبادت کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں وہ تو بندگی ہی نہیں جو کہ دکھ درد کے ساتھ نہیں۔ ہندوؤں کے سادھوؤں کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے کو تلاش کر کے اور وہاں بیٹھ کر بہ آرام زندگی بسر کرنا اور سرسبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا کی یاد کرنے سے کچھ نہیں بنتا۔ چاہیئے۔ کہ ابتلاؤں

سادھوؤں کیطرح آرام کی جگہ نہ تلاش کرو

اور امتحانوں میں ثابت قدم رہو۔ اور خدا کے لئے جان دینے میں بھی فرق نہ رکھو اور اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت طیار رہو۔ جب انسان اپنے دل میں فیصلہ کر لیتا ہے اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے۔ تب پھر خدا بھی ملتا ہے اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا۔ بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے لئے خدا راضی نہیں ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہدیتے ہیں۔ کہ کسی جنتر منتر یا پھونک سے ہی ہمیں اولیاء اللہ بنا دیویں۔ اور ایک زندگی کی روح پھونک دیویں۔ مگر خدا تو پہلے ذبح کر لیتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے۔ بلکہ ایسے ایسے امتحانوں

ذبح ہونے کے بعد زندگی ملتی ہے

اور آزمائشوں کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے۔ کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ایسے امتحانوں میں پورا اترنے کے بعد خدا ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا کی راہ میں تکلیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو یہ جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس میں

نماز بھی اضطرابی حالت کو ظاہر کرتی ہے

بھی ایک طرح کا اضطراب ہے۔ کبھی کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کبھی رکوع

کرنا پڑتا ہے اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا اور پھر طرح طرح کی احتیاطین کرنی پڑتی ہین۔ مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان خدا کے لئے دکھ اور مصیبت کو برداشت کرنا سیکھے۔ ورنہ ایک جگہ بیٹھ کر بھی تو خدا کی یاد ہو سکتی تھی پر خدا نے ایسا منظور نہین کیا۔ صلوۃ کا لفظ بھی سوزش اور جلن پر دلالت کرتا ہے۔ جب تک انسان کے دل میں ایک قسم کا قلق اور اضطراب پیدا نہ ہو اور خدا کے لئے اپنے آرام کو نہ چھوڑے۔ تب تک کچھ بھی نہین ہم جانتے ہین۔ کہ بہت سے لوگ فطرتاً اس قسم کے ہوتے ہین جو ان باتون مین پورے نہین اتر سکتے اور پیدائشی طور پر ہی ان مین ایسی کمزوریان پائی جاتی ہین جو وہ ان امور مین استقلال نہین دکھا سکتے۔ مگر تاہم بھی توبہ اور استغفار بہت کرنی چاہیئے۔ کہ کہین ان مین ہی شامل نہ ہو جاوین جو دین سے بالکل بے پروا ہوتے ہین اور اپنا مقصود بالذات دنیا کو ہی سمجھتے ہیں۔ ہر ایک زمانہ مین علیحدہ علیحدہ امتحان اور آزمائشین ہوا کرتی ہین۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تو خدا کی راہ مین جانین دی تھین اور اپنے سر کٹوائے تھے اور دوسرے نبیون کے زمانہ مین کسی اور قسم کے ہی دکھ اور مصائب تھے۔ غرض جب تک انسان ان دکھوں اور آزمائشون مین پورا نہین اترتا۔ تب تک ترقی نہین کرتا اور مقبول حضرت احدیت نہین ہوتا۔ بغیر تضرعات اور طرح طرح کے مصائب کے تو کچھ ملتا ہی نہین۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔ اس پر بدظنی نہین کرنی چاہیئے۔ جو اس کی سنت کو نگاہ مین رکھے گا اور اس کے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہین چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاویگا۔ دیکھو فوجون مین جو لوگ بھرتی ہوتے ہین اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہین۔ وہ کوئی ہزارون روپیہ تو تنخواہ نہین پاتے۔ یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہین۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کون فکر نہین کرتے۔ جب دنیا کے لئے ایسے ایسے کام کر لیتے ہین۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حقیقی آرام اور ہمیشہ کے سکھ کے لئے اتنی کوشش نہین کی جاتی؟ اصل مین ایسے لوگ خدا کی اور خدا کے انعام واکرام کی قدر نہین کرتے۔ اگر اس کی قدر کرتے۔ تو جان کیا چیز تھی۔ جو قربان کرنے کے لئے طیار نہ ہو جاتے۔ اصلی زندگی اور حقیقی سکھ وہی ہے۔ وہ جو خدا کی راہ مین مرنے سے حاصل ہوتا ہے حقیقی زندگی تو اپنے آپ پر ایک موت وارد کر لینے سے ہی ملا کرتی ہے۔ ایسے لوگ جو جنترون منترون اور ٹونون اور ٹوٹکون کی تلاش مین پھرتے رہتے ہین۔ دین کیلئے کوشش کرنا چاہتے ہی نہین بلکہ چاہتے ہین کہ بڑے آرام سے اور گھر بیٹھے بٹھائے قلب کی صفائی حاصل ہو جاوے اصل مین جھوٹے قصون اور کہانیون نے ان لوگون کو بڑا نقصان پہونچایا ہے اور ایسی باتون سے انہون نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ دین ایک ایسی چیز ہے۔ جو جنترون منترون سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی واسطے ان لوگون نے بعض بعض ریاضتین بھی مقرر کی ہوئی ہین۔ جن پر عمل کرنے سے کہتے ہین قلب جاری ہو جاتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ باوجود قلب جاری ہونے کے عملی حالت ان کی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور ایسے وظائف مین سے ایک ذکر آرا بھی ہے۔ کہ جس کا نتیجہ آخر مین بیماری سل ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے۔ جیسے فرمایا ہے۔ فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ۔ اور یہی بات ہے کہ اس مین اشارہ ہے کہ انسان خدا کی رضا کے ساتھ راضی ہو جاوے۔ کوئی دوئی نہ رہے۔ خدا کے ساتھ کسی اور کی ملونی نہ رہے اور کسی قسم کی دوری یا جدائی نہ رہے۔ یہ تھوڑی سی بات نہین۔ یہی وہ مشکل گھاٹی ہے جو بڑے بڑے مصائب اور امتحانون کے بعد طے ہوا کرتی ہے۔ یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو۔ صحابہ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی نماز سے انہون نے بڑے

نماز سے سب مشکل حل ہو جاتی ہے

بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے۔ فرق صرف حضور اور خلوص کا ہی ہے۔ اگر تم مین بھی وہی اخلاص صدق وفا اور استقلال ہو۔ تو اسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے ہو۔ جو تم سے پہلون نے حاصل کئے تھے۔ چاہیئے کہ خدا کی راہ مین دکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہین کرو گے۔ کچھ نہین بنے گا۔ بہت آدمی ایسے بھی ہوتے ہین کہ یہان سے تو بیعت کر جاتے ہین۔ مگر گھر مین جا کر جب تھوڑی سی بھی تکلیف آئی۔ یا کسی نے دھمکایا۔ یا حقہ پانی بند کرنا چاہا۔ تو جھٹ مرتد ہو گئے۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہین۔ صحابہ کو دیکھو۔ کہ انہون نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے اور جان و مال سب خدا کی راہ مین قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کسی دشمن کی دشمنی کی انہین پرواہ تک بھی نہ تھی۔ وہ تو خدا کی راہ میں سب طرح کی تکالیف اٹھانے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہون نے اپنے دلوں مین فیصلہ کیا ہوا تھا۔ ایمان وہ ہے۔ کہ سارا جہان مخالف ہو جائے۔ ہر طرف سے سانپ اور بچھو گویا ہر گوشہ سے بجلی گرے۔ ہر جگہ سے دکھ ہو۔ مگر ایمان متزلزل نہ ہو۔ مگر یہ لوگ ہین جو ذرا بھی نمبردار یا کسی اور شخص نے دھمکایا۔ تو دین ہی چھوڑ دیا۔ ایسے لوگون کی عبادتین بھی محض پوست ہی پوست ہوتی ہین۔ ایسون کی نمازین بھی خدا تک نہین پہونچتین۔ بلکہ اسی وقت ان کے منہ پر ماری جاتی ہین اور ان کے لئے لعنت کا موجب ہوتی ہین۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

حقیقی نماز

یہ لوگ جو نمازون کی حقیقت سے بیخبر ہوتے ہین۔ ان کی نمازین نری ٹکرین ہوتی ہین۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا کو کرتے ہین۔ تو دوسرا دنیا کو کرتے ہین۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہین کرتا۔ تب تک مقبول حضرت احدیت نہین ہوتا۔ دیکھو دنیا مین بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف مین اور مصیبت مین اور ہر ایک خطرناک میدان مین ساتھ دیتا رہے۔ تو وہ غلام غلام نہین رہتا۔ بلکہ دوست بن جاتا ہے۔ یہی خدا کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے۔ اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے۔ تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہین چھوڑتا۔ اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے۔ وفاداری کا مادہ تو کتے مین بھی پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ بیکار رہے بیمار ہو جائے۔ کمزور ہو جائے خواہ کچھ ہی ہو مگر اپنے مالک کے گھر کو نہین چھوڑتا۔ اور وہ لوگ جو ذرا سی تکلیف پر دین سے روگردان ہو جاتے ہین ان کو کتے سے بھی سیکھنا چاہیئے۔

ارذل مخلوق سے وفاداری کا سبق لو

لکھا ہے کہ ایک مسلمان پر کچھ مصیبت کے دن آئے۔ بھوک لگی تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اس کو چار روٹیاں دیں جب وہ روٹیاں لے کر نکلا تو اس گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شائد ان روٹیوں میں سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینکدی اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کہا کر پھر پیچھے پیچھے ہو لیا تب اس نے خیال کیا کہ شائد اس کتے کا خیال ہے کہ میں جو اس گھر کا رہنے والا ہوں۔ میرا حصہ ان روٹیوں میں نصف ہے اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دیدی۔ مگر کتا اس کو بھی کہا پیچھے چلدیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہیں چھوڑتا تو اسے خیال گذرا کہ شائد تین حصے اس کے ہوں اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈالدی مگر کتا وہ روٹی کہا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اُسے کتے پر غصہ آیا اور کہا تو بڑا بدذات ہے۔ مانگ کر میں چار روٹیاں لایا تہا مگر ان میں سے تین کہا کر بھی تو پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے اُس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دیدی۔ تب کتے نے جواب دیا۔ کہ میں بدذات نہیں ہوں۔ میں خواہ کتنے فاقے اٹھاؤں۔ مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہیں جاتا۔ بدذات تو تُو ہے۔ جو دو فاقے ہی اُٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے آگیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سنکر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہُوا۔

ایسے ہی گورداسپور میں ایک بلی تہی۔ خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کہاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستوں نے اس بلی کے مالک کو کہا کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اونہوں نے حلوہ دودھ چھچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا۔ تین دن کے بعد جو دیکہا تو بلی مری پڑی تہی اور وہ کہانا اسی طرح صحیح سالم موجود تہا۔ اگر ارذل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی انسان میں نہ پائی جائیں۔ تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر کی رپورٹ حسب ذیل ہے
حصار ۲۔ رہتک ۳۔ گوڑگانوں ۱۲۔ دہلی ۵۔ کرنال ۱۳ ہوشیار پور ۱۳۔ لودیانہ ۱۔ فیروز پور ۱۔ منٹگمری ۲ لاہور ۲ امرتسر ۳۔ گورداسپور ۱۔ سیالکوٹ ۲۔ شاہپور ۲ جہلم ۲۱۔ راولپنڈی ۱۵۔ ریاست پٹیالہ ۸۳۔ کل ۱۸۶

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

اکتوبر ۱۹۰۶ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ - ۵۸	۶ - ۱۰
۱۰	۲	۴ - ۵۸	۶ - ۹
۱۱	۳	۴ - ۵۹	۶ - ۸
۱۲	۴	۵	۶ - ۷
۱۳	۵	۵ - ۱	۶ - ۶
۱۴	۶	۵ - ۱	۶ - ۵
۱۵	۷	۵ - ۲	۶ - ۴
۱۶	۸	۵ - ۳	۶ - ۳
۱۷	۹	۵ - ۳	۶ - ۲
۱۸	۱۰	۵ - ۴	۶ - ۱
۱۹	۱۱	؍؍	۶ - ۰
۲۰	۱۲	۵ - ۵	۵ - ۵۹
۲۱	۱۳	۵ - ۶	۵ - ۵۸
۲۲	۱۴	۵ - ۷	۵ - ۵۷
۲۳	۱۵	۵ - ۸	۵ - ۵۶
۲۴	۱۶	۵ - ۹	۵ - ۵۵
۲۵	۱۷	؍؍	۵ - ۵۴
۲۶	۱۸	۵ - ۱۰	۵ - ۵۳
۲۷	۱۹	۵ - ۱۱	۵ - ۵۲
۲۸	۲۰	۵ - ۱۲	۵ - ۵۱
۲۹	۲۱	۵ - ۱۳	۵ - ۵۰
۳۰	۲۲	۵ - ۱۴	۵ - ۴۹
۳۱	۲۳	۵ - ۱۵	۵ - ۴۸
یکم نومبر ۱۹۰۶ء	۲۴	۵ - ۱۶	۵ - ۴۷
۲	۲۵	؍؍	۵ - ۴۶
۳	۲۶	۵ - ۱۷	۵ - ۴۵
۴	۲۷	۵ - ۱۸	۵ - ۴۴
۵	۲۸	۵ - ۱۹	۵ - ۴۳
۶	۲۹	۵ - ۲۰	۵ - ۴۲
۷	۳۰	۵ - ۲۱	۵ - ۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہیں جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہروں میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر میں

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۲	۸	۳
½	۴۰	۲۲	۱۳	۹	۵	۲
¼	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

تازہ کردن ایمان بہ بیعت امیر المومنین غیاث الاسلام والمسلمین حضرت مہدی موعود و مسیح مسعود ادام اللہ برکاتہم

(از تراب الاقدام عبید اللہ بسمل)

نخستین که در بزم گاه وجود
بآدم سپردند جام شهود
ازاں جام پرتو نمودار شد
که ذرات عالم پر انوار شد
چو آدم بسوے جنان رخت برد
ہمان نور باشیث دانا سپرد
چو پوشید رو شمس شیث از فتوح
درخشندہ در دہر شد بوح نوح
ازاں باز از مہر رب جلیل
زبابل عیان گشت بدر خلیل
براہیم چون سوے یزدان شتافت
تجلے ز وادیٔ ایمن بتافت
چو بنهفت رخ از جہان نور طور
شدش ناصرہ جلوہ گاه ظہور
چو گردید آن نور ہم ناپدید
ز کوہ صفا صبح صادق دمید
بہنگام رفتن بقول فصیح
خبر داد از مقدم او مسیح
غیاث الامم پیشوائے سبل
مہین مسند دیوان ملک الرسل
شہنشاہ ملک شفاعت گری
کنار نگ او رنگ پیغمبری
گزین پیرہ حضرت کردگار
توان کن ولی عہد روز شمار
درخشندہ یزداں بشیر و نذیر
شہ عرش فرگاه منبر سریر
[illegible] خواندہ در کتب [illegible]
عیان ایدش گشته اسرار کن
[illegible] سرورش
خورد ووش ز اغوش حلقہ بگوش
بدرگاه آن قبلہ راستان
زدہ آسمان سجدہ بر آستان
عرب را بسر تاج عزت نہاد
بروے عجم باب رحمت کشاد
چو ہمیود کار ہدے بانتظام
بفرمود آہنگ دارالسلام
بامت ز رحمت بداد این نوید
که آید پس از من مسیح سعید
چو روئے زمین پر شود از ستم
فرازد ستم سوئے گردون علم
برون آید از اہل دین آن لبیب
کند قتل خنزیر و کسر صلیب
جہان را نہ باگز زد تیغ و سنان
مسخر نماید بحسن بیان
بفرمود آن سرور نیک نام
علیه الصلوٰۃ علیه السلام
که گر علم دین بر ثریا بود
ز دست کسان دور و بالا بود
ز ابنائے فارس بر آید یکے
شود نائل آن علم را بے شکے
ہمان است عیسے آخر زمان
که در قریہ قدعہ دارد مکان
خوشا بخت و اقبال ہندوستان
که خورشید شد طالع از قادیان
بدنیا مجسم شده فضل رب
امام زمان قطب اعظم لقب
نوائیں گل گلشن حیدری
نہال برومند پیغمبری

جز از وے که گردید آخر و گر
سلام علیک اے امام امم
سلام علیک اے مہ برج دین
سمی جناب محمد توئی
توئی نائب خاتم المرسلین
درین دور فرخ توئی لاکلام
کنون حامی دین و ملت توئی
تو ما را برادر دی از انتظار
شہادت او اکرد سے اشتباہ
بدست تو اے سرور نیک نام
بجنگ مقدس ز کسر صلیب
چو اتہم بقعر جہنم نشست
نہ اتہم ز قہر الٰہی بمرد
بسے چارہا جست و انجام کار
کسانیکہ بر دین ترسا ستند
بر اسلام چون شد الد الخصام
جگر گاه او را قضا بر درید
عیان گشت در چشم گبر و یہود
که اسلام را دستگاه قوی است
حق است آنچہ حق گوئے پیشینہ گفت
محال است سعدی که راه صفا
کسانیکہ زین راه برگشتہ اند
سرورت گردم اے دین را پاسبان
ز حرص و شرہ ماندہ ام پا بگل
بدست تو تجدید ایمان کنم
توئی این زمان حجت کردگار
نگاہیکہ افتادہ ام خوار و پست
ہویدا سر قرن رابع عشر
سلام علیک اے جوان کرم
توئی خسرو ملک شرع متین
سیاہ مہدی بقوم احمد توئی
ز فضل خدا آیہ بر زمین
مثیل مسیحا علیک السلام
که میراث خوار نبوت توئی
ز مہدی و عیسے درین روزگار
بر اثبات دعوے توئی مہر و ماہ
بر اعدائے دین گشت حجت تمام
چہا شد بر اعدائے قمت نصیب
چلیپا بدوش نصارے شکست
ہمہ آب روئے کلیسا بریز
نتابندہ شد سوے دار البوار
ز بعثت تو بر خویش ترسا ستند
چہا آمد از چرخ بر لیکھرام
کشان موکشانش بدوزخ کشید
ز ترسا در پیروان ... ہنود
بر ہیا ہمین مذہب ایزدی است
حق حق پرستان نشاید نہفت
توان رفت جز در پے مصطفٰے
بر فتند و بسیار برگشتہ زند
توئی دستگیر فرو ماندگان
بجان آمدم زین ہوس پیشہ دل
دل و جان خود را بسلطان کنم
مرا از گو رنج و نکبت برار
بیفتم ز پا گر نگیری بدست

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب ان کے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا۔ اس لئے ہم تم لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر ان کے کلام سے کوئی تحریر شائع نہ ہوگی۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

ایڈیٹر بدر

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً حسب ہندسی۔ دوکانداری) کاموں میں مہارت رکھتے ہیں۔ ضرورت ہوگی اور نیز دوکاندار تنخواہ ناخواندہ و خواندہ خصوصاً احمدیوں کے لئے اطلاع ہے۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرکانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

مفصلہ ذیل کتب دفتر احکم بدر یا بدر سے خرید و

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا پر افسوس مرثیہ۔ قیمت ۸ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کرہ نور فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

القول الصحیح | اردو۔ نظم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ار

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریزی کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۸ر

اسلام کی پہلی کتاب | بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

کامن احمدی | الاداد والے۔ قیمت ۸ر

آئینہ وکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تلمید المسیح

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۳ر جلد ۹

الخطبة
ضرورت نکاح

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آگئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ و۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو۔

رسید زر

تاریخ			نمبر	نام	رقم
۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء			۱۱۰۶	غلام محمد عبید اللہ صاحب	۱۵ر
۱۲	〃	〃	۲۴۲	مرزا غلام رسول صاحب	۲ر
۱۲	〃	〃	۱۱۹۰	شیخ علی محمد صاحب	۲ر
۱۳	〃	〃	۱۱۷۴	شیخ کریم اللہ صاحب	۲ر
۱۳	〃	〃	۱۰۹۹	غلام نبی صاحب	۲ر
۱۳	〃	〃	۱۴۸۵	محمد صدیق صاحب	ار
۱۴	〃	〃	۸۰۱	غلام رسول صاحب	۲ر
۱۴	〃	〃	۱۱۵۹	راجہ خان صاحب	۲ر
۱۴	〃	〃	۱۱۴۳	کرم الٰہی صاحب	۲ر
۱۵	〃	〃	۱۴۸۵	سید نادر علی شاہ صاحب	۸ر
۱۶	〃	〃	۱۶۹۱	علی احمد صاحب	۴ر
۱۶	〃	〃	۱۷۰۵	نبی بخش صاحب	۸ر
۱۶	〃	〃	۱۱۲۷	بابو رمضان علی صاحب	۲ر
۱۶	〃	〃	۱۱۷۲	سید علی حسین صاحب	۲ر
۱۶	〃	〃	۷۸۷	میر طفیل حسین صاحب	۱۲ر
۱۶	〃	〃	۱۰۲۴	محمد تاج الدین صاحب	۴ر
۱۶	〃	〃	۱۱۰۲	سیٹھ علی محمد صاحب	۸ر
۱۷	〃	〃	۱۱۳۸	محمد اکرم صاحب	۸ر
۱۸	〃	〃	۱۵۹۷	مستری عطا محمد صاحب	۲ر
۱۸	〃	〃	۱۷۲	نذیر الدین صاحب	۲ر
۱۹	〃	〃	۱۰۸۶	سید نیاز حسین صاحب	۶
۱۹	〃	〃	۷۸۱	محمد صدیق صاحب	۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپا۔